بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۶۳ | بدھ ۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۹ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۵۰

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (العالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۸ فروری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گلے اور جسم میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پاک و صاف ہونے کے لئے بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری ضروری ہے

جب سے خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اسی طریق سے اُن کے دل پاک و صاف ہوتے ہیں

"پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری بھی ضروری ہے اور نومید مت ہو اور خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں۔ کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت تو یہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔

یہی ایک طریق ہے کہ جب سے خدا تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اسی طریق سے ان کے دل پاک و صاف ہوتے رہے ہیں یعنی بغیر اس کے جو زندہ خدا جو خود اپنی تجلی قولی و فعلی سے اپنی ہستی اور طاقت اور اپنی خدائی ظاہر کرے اور اپنا رعب چمکتا ہوا دکھائے اور کسی طریق سے انسان گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳/۲۴ طبع اوّل)

احمدی احباب اسلام کے حقیقی آئینہ دار ہیں!

سب سے اہم بات یہ ہے کہ احمدی سچ کا دامن تھامے رکھتے ہیں

گھانا کے دو غیر مسلم احباب کی جماعت احمدیہ کے بارے میں آراء

مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں بفضلہ تعالیٰ احمدیت اسلام کے لئے لوگوں کے دل جیت رہی ہے۔ جماعت کی مختلف مذہبی کانفرنسوں میں غیر از جماعت احباب شریک ہوتے ہیں ان میں حکومت کے اعلیٰ مناصب کے حامل عہدیدار بھی شریک ہوتے ہیں اور وہ اپنے قلبی تاثرات کا برملا اظہار کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں گھانا کی ایک سالانہ سرکٹ کانفرنس میں دو معزز غیر مسلم شریک ہوئے انہوں نے احمدیت اور اسلام کے بارہ میں جن اچھے خیالات کا اظہار کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

مکرم نینے اپیاڈیڈو (NENE APPIAH DEDO) ضلعی سیکرٹری ضلع کاڈگا نے اس موقعہ پر کہا:-

"ایک لمبے عرصہ سے میرا احمدی مسلمانوں سے تعلق ہے۔ اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہ بہت قابل اعتماد لوگ ہیں۔ احمدی تمام مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ اسلام کے حقیقی آئینہ دار ہیں۔ ہم ان کے بارے میں اخبارات اور ریڈیو میں اکثر پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں۔ اس موقعہ پر میں آپ کی خدمات کا ممنونیت کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں جو آپ کا مشن بنی نوع انسان کے لئے ہسپتالوں اور سکولز کے قیام کے ذریعہ سے کر رہا ہے۔" (باقی صفحہ پر)

باندونگ انڈونیشیا میں سیلاب زدگان کی امداد اور خون کا عطیہ

ماہ جنوری میں انڈونیشیا کے شہر باندونگ کے جنوبی علاقہ مالگا ہانگ چیارائے میں بارشوں کی وجہ سے زبردست سیلاب آیا جس کی وجہ سے نشیبی علاقہ کا چار ہزار ہیکٹر رقبہ زیر آب آگیا۔ اور دو ہزار سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ باندونگ اللہ بخشے اماء اللہ باندونگ کے باہمی تعاون سے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے سامان خوردنی (پانچ سو کلو چاول اور ۲۰۰ پیکٹ تیار شدہ غذا) خریدا گیا جو ایک وفد کی صورت میں کیمپ میں جا کر متعلقہ علاقہ کے اے سی صاحب کی موجودگی میں پیش کر دیا گیا جس کا اے سی صاحب اور کیمپ کے عملہ نے بہت گہرے جذبات کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔

وفد کی قیادت مکرم جوئی صاحب ایم اے صدر جماعت احمدیہ باندونگ اور مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مبلغ مغربی جاوا نے کی۔

یہ خبر انڈونیشیا کے مختلف اخبارات "فکرانِ رعیت"۔ اور "انتراء" وغیرہ میں فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی۔ (باقی صفحہ پر)

● محترم ڈاکٹر قیس بینائی صاحب نجیب آبادی ان دنوں کراچی میں بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم ان جیسے نافع الناس وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی اور کام کرنے والی عمر دے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف ناظر امور عامہ ربوہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم برادرم شمیم پرویز صاحب مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مورخہ ۹ فروری ۱۹۸۴ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "لبشریٰ صباحت" تجویز فرمایا ہے۔

بچی مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف جھنگ صدر کی پوتی اور مکرم مرزا محمد صدیق صاحب مرحوم آف فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

(محمود احمد شاہد۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

● خاکسار گزشتہ آٹھ ماہ سے آنکھوں کے

(باقی صفحہ پر)

دوسرا آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام ۵-۶-۷ اپریل کو آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ کبڈی کے تمام کھلاڑی اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ اپنی اپنی ٹیم کے اسماء پندرہ مارچ تک بھجوا دیں امراء اضلاع کی خدمت میں بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (صدر کبڈی مجلس صحت مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ
۲۹ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش

حق و باطل کی آویزش میں

اہلِ حق کے انتہائی کارگر ہتھیار

ھم قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ جب مخالفینِ حق مامورینِ الٰہی کی دعوت کو ٹھکرا کر کثرت تعداد اور قوت و اقتدار کے نشہ میں ظالمانہ روش پر اُتر آتے ہیں اور اپنی مخالفانہ تدبیروں اور منصوبوں میں حد سے زیادہ بڑھتے چلے جاتے ہیں تو پھر مامورینِ الٰہی خدائی حکم کے ماتحت ان سے یہ کہہ کر ایک رنگ میں سبکدوش ہو جاتے ہیں کہ حق کی مخالفت میں جو کچھ تم سے بن پڑتا ہے کر گزرو، جو کچھ ہمارے بس میں ہے ہم کرتے رہیں گے، خدا خود ظاہر کر دیگا کہ دونوں میں سے حق پر کون ہے اور کون جادۂ حق سے بھٹکا ہوا ہے۔

یہ مرحلہ اُس وقت آتا ہے جب مخالفینِ حق ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہ مامورینِ الٰہی کے وعظ و نصیحت پر کان دھرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور نہ ہی پیہم ظاہر ہونے والے آسمانی نشانوں کو خاطر میں لاتے ہیں بلکہ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ اپنی تدبیروں اور خطرناک منصوبوں سے مامورینِ الٰہی کو ان کے مشن میں ناکام کر کے رکھ دیں گے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کثرتِ تعداد اور قوت و اقتدار کی وجہ سے مخالفینِ حق کے بس میں تو بہت کچھ ہوتا ہے اور اسی پر تکیہ کر کے وہ حق کو مٹانے کے منصوبے بناتے ہیں اور پھر انہیں بروئے کار لا کر ظلم و تعدی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد کے بس میں تو ان کی اپنی کمزوری اور ناطاقتی کی وجہ سے کچھ ہوتا ہی نہیں پھر وہ یہ کیوں کہتے ہیں کہ جو ہمارے بس میں ہے ہم وہ کریں گے۔ دراصل ظاہری اسباب سے تہی دست ہونے کے باعث تو ان کے بس میں کچھ نہیں ہوتا لیکن باطنی اور روحانی اسباب کی ان کے پاس کمی نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ باطنی اور روحانی اسباب انتہائی طاقتور مخالفینِ حق کی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں اس لئے وہ مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کو نہ صرف یہ کہ خاطر میں نہیں لاتے بلکہ انہیں انتہائی حقیر اور ذلیل سمجھ کر ان کا تمسخر اڑانے اور انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ایسے نامساعد حالات میں مامورینِ الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے باطنی اور روحانی اسباب سے کام لیتے ہیں اور ان سے کام لینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اسی لئے اپنی ظاہری ناطاقتی اور کمزوری کے باوجود بالآخر کامیاب وہی ہوتے ہیں اور حق ان کے ذریعہ ہی غالب آکر رہتا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کی انتہائی ہٹ دھرمی اور ظالمانہ روش پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے یہ کہنے کا حکم دیا کہ حق کی مخالفت میں جو تم سے ہو سکتا ہے کر گزرو اور حق کی حمایت میں ہم سے جو ہو سکے گا ہم کریں گے۔ وہاں ساتھ ہی آپؐ کو روحانی اسباب سے کام لینے کی تلقین فرمائی اور بتایا کہ وہ روحانی اسباب ہیں توکل علی اللہ اور عبادات میں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے استمداد۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات میں سابقہ نبیوں کے طرزِ عمل کا حوالہ دیتے ہوئے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۝ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(ھود ۱۲۱ تا ۱۲۴)

اے رسول! یہ جو ہم تجھے گزشتہ رسولوں کے قصے سناتے ہیں ہم اس طرح تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔ ان قصوں کے بیان میں تیرے پاس سچائی آئی اور مومنوں کو وعظ و نصیحت ہوئی (پس) اے رسول! تو بھی

باقی دیکھیں صفحہ پر)

اشک ہائے حامد

خاتم الانبیاءؐ کی قربت تھی جنّتِ ڈاکٹر نصیر احمد
لے گئی سوئے جنّت الفردوس عجلتِ ڈاکٹر نصیر احمد

چشمِ ظاہر سے ہو گئے ہیں نہاں بزمِ شعر و ادب کے روحِ رواں
شاعرِ خوش کلام و خوش آہنگ حضرتِ ڈاکٹر نصیر احمد

لطفِ شیرینیٔ زبان و دہن شہدِ خالص کا جس پہ ہے اطلاق
حسنِ فطرت مکارمِ اخلاق سیرتِ ڈاکٹر نصیر احمد

انکسار و فروتنی عادت خاکساری تھی باعثِ عظمت
پوچھتے کیا ہو مجھ سے اے لوگو خصلتِ ڈاکٹر نصیر احمد

اس قدر باحیا و شرمیلے اس قدر باوقار و سنجیدہ
روزِ روشن بلندیٔ کردار رفعتِ ڈاکٹر نصیر احمد

حسنِ صورت بھی لائقِ توصیف حسنِ سیرت بھی قابلِ تعریف
کیوں نہ ہو پر زبانِ خاص و عام مدحتِ ڈاکٹر نصیر احمد

مکتبِ علم کیوں نہ ہو مغموم درس و تدریس سے ہوا محروم
محو ہو جائے ایسا داغ نہیں فرقتِ ڈاکٹر نصیر احمد

درس و تدریس میں نگاہِ عمیق باپ کی طرح تھے رفیق و شفیق
بھول سکتے ہیں کس طرح شاگرد شفقتِ ڈاکٹر نصیر احمد

محو کس طرح کر سکیں احباب قلب سے نقش کا لجر اوصاف
صاف و شفاف آئینہ فطرت فطرتِ ڈاکٹر نصیر احمد

ہو گئے جس جہاد پر مامور رہے اس میں مظفر و منصور
حق تعالیٰ نے ہر قدم پر کی نصرتِ ڈاکٹر نصیر احمد

جانشینی کا ان کی کیا ہو گماں جس کا پُر ہونا بھی نہیں آساں
کر گئی آج وہ خلا پیدا رحلتِ ڈاکٹر نصیر احمد

چشمِ پُرنم ہے قیسِ مینائے ہجر کا داغ دے گیا بھائی
فرطِ احساس صدمۂ جانکاہ فرقتِ ڈاکٹر نصیر احمد

(صاحبزادہ مرزا مبارک احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۸۳ء

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم

فتح مکہ

محترم حافظ مظفر احمد صاحب
استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

(۱)

"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝"

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ایسے اعلیٰ درجہ کی تعریف کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ فرماتا ہے:-

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

کہ تمام اخلاق فاضلہ اور شمائل حسنہ، جو ایک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب آپؐ کے اندر جمع ہیں۔

حق یہ ہے کہ مکارم اخلاق کی ہر چوٹی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی۔ غزوات میں بھی آپؐ کے خلق عظیم کی چمکار تلواروں اور نیزوں کی چمک سے کہیں زیادہ روشن اور درخشندہ و تاباں ہے۔

گزشتہ سال غزوات النبیؐ میں خلق عظیم کے سلسلہ وار عنوان کے تحت، مجھے فتح خیبر میں ظاہر ہونے والے، اخلاق عالیہ بیان کرنے کی توفیق ملی تھی، اور آج فتح مکہ سے خلق رسولؐ پیش کرنے ہیں، لیکن فتح مکہ کے خلق عظیم میں بھی اتنی وسعت ہے، کہ اس سال ان کا صرف ایک حصہ ہی پیش کیا جا سکے گا۔

سامعین کرام! آج سے ٹھیک ۱۳۵۴ برس پہلے کا واقعہ ہے۔ جنوری کا مہینہ تھا، یہی سوموار کا دن اور چاشت کا وقت، جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم، ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے مکے میں داخل ہوئے، اس وقت آپؐ خدا کے وعدوں کو یاد کر کے سورۂ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے، جس کی ابتدائی آیات ابھی میں نے پڑھی ہیں۔

فتح مکہ کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے، اس کا پس منظر، اور اس میں ظاہر ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کا تذکرہ نہایت ضروری ہے۔

آنحضورؐ کے خلق عظیم کا طرۂ امتیاز:

ہمارے سید و مولا کے خلق عظیم کا یہ طرۂ امتیاز رہا۔ کہ آپؐ ہر امکانی حد تک فساد سے بچتے، اور ہمیشہ امن کی راہیں اختیار کرتے تھے۔ مکہ کا ۱۳ سالہ دور ابتلاء گواہ ہے، کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے سخت اذیتیں اور تکالیف اٹھائیں، لیکن صبر پر صبر کیا۔ جانی اور مالی نقصان ہوئے پر برداشت کئے اور مقابلہ نہ کیا۔ اپنے مظلوم ساتھیوں سے بھی یہی کہا، کہ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ گالیاں سنو اور دعائیں دو۔ پھر جب دشمن نے شہر میں جینا دوبھر کر دیا۔ آپؐ کے قتل کے منصوبے بنائے تو آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے عزیز و اقارب اور مال و جائیداد کی قربانیاں دے کر، وطن کو بھی الوداع کہہ دیا۔ اور مدینے پناہ لی۔ دشمن نے وہاں بھی چین کا سانس نہ لینے دیا۔ قریش مکہ بدر اور احد میں مدینے کے نہتے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ پھر جنگ احزاب میں سارا عرب مسلمانان مدینہ پر چڑھ آیا، اور انہوں نے خندق میں محصور ہو کر دفاع کیا۔ آپؐ ہمیشہ دفاع ہی کرتے رہے، مسلمانوں کو یہ اجازت بھی نہ تھی کہ وہ خدا کے گھر کا طواف ہی کر سکیں۔

صلح حدیبیہ:

سنہ ۶ھ میں عمرہ کرنے مکہ گئے، تو حدیبیہ میں روک دیئے گئے، اور یہاں بھی امن کی خاطر اس صلح کے شہزادے نے، بظاہر دب کر صلح کر لی۔ حدیبیہ سے واپسی پر سورۂ فتح کی وہ آیات نازل ہوئیں، جن میں اس صلح کو فتح قرار دے کر آئندہ فتوحات کی خبر دی گئی۔ چنانچہ اس صلح کی برکت سے قریش کے حملہ سے مطمئن ہو کر، پہلے مسلمانوں نے خیبر کی فتح حاصل کی، اور پھر مکہ فتح ہوا، اسی صلح کے زمانہ میں ہی تبلیغ اسلام کی وسعت کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طاقت حاصل ہو چکی تھی، اور آپؐ چاہتے تو اپنے دشمنوں سے ۲۰ سالہ مظالم کا بدلہ لے سکتے تھے لیکن طاقت پا کر بھی آپؐ قیام امن کے لئے اسی طرح کوشاں رہے جس طرح کمزوری کے زمانہ میں۔

ادھر قریش مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر غیظ و غضب کی آگ میں جل رہے تھے، بدر میں اپنے سرداروں کی ہلاکت کے بعد، انہوں نے ابوسفیان کو اپنا سردار بنایا تھا۔ جس کی وجہ سے ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بعض دوسرے سرداروں کو ساتھ ملا کر اس کا مخالف ہو گیا، اور قریش دو گروہوں میں بٹ گئے۔ صلح حدیبیہ کے وقت عکرمہ ہی کے ایک ساتھی سہیل بن عمرو نے مسلمانوں کے ساتھ آئندہ دس سال کے لئے معاہدہ امن طے کیا تھا، جس کے مطابق بنو بکر قریش کے حلیف بنے تھے، اور بنو خزاعہ مسلمانوں کے، صلح کے زمانے میں مسلمانوں کی کامیابیاں دیکھ کر، قریش نے معاہدۂ امن توڑنا چاہا، اور عکرمہ کے تشدد پسند گروہ نے اپنے حلیف بنو بکر سے ساز باز کر کے ایک اندھیری رات میں مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ خزاعہ نے حرم میں پناہ لی۔ لیکن پھر بھی ان کے ۲۳ آدمی نہایت بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔ ابوسفیان کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو اس نے کہا، یہ سراسر شر انگیزی ہے اب محمدؐ ہم پر ضرور حملہ کرے گا۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع کر دی۔ اور آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو یہ واقعہ بتا کر فرمایا کہ اس کا نتیجہ ہمارے حق میں اچھا ہی نکلے گا۔ پھر تین روز بعد خزاعہ کے چالیس شتر سواروں کا ایک وفد، آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ قریش نے بدعہدی کرتے ہوئے شبخون مار کر ہمارا قتل عام کیا ہے۔ اب آپؐ کا فرض ہے کہ معاہدہ کی رو سے ہماری مدد کریں۔ خزاعہ کی مظلومیت کا حال سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا۔ آپؐ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ اور آپؐ نے ایفائے عہد کے جذبہ سے سرشار ہو کر فرمایا۔ یقیناً یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی۔ اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو خدا میری مدد نہ کرے۔ نہیں نہیں تم محمدؐ کو باوفا پاؤ گے۔ تم دیکھو گے کہ جس طرح میں اپنی جان اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتا ہوں۔ اسی طرح تمہاری حفاظت کروں گا۔

ابوسفیان کی آمد:

ادھر ابوسفیان اس معاہدہ شکنی کے نتیجہ سے بچنے کے لئے بہت جلد اس یقین کے ساتھ مدینے پہنچا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بدعہدی کی خبر نہ ہوگی۔ اس نے بڑی ہوشیاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں جو اصل سردار قریش سول موجود ہی نہیں تھا اس لئے آپ میرے ساتھ اس معاہدہ کی تجدید کر لیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت عملی سے پوچھا۔ کیا کوئی فریق معاہدہ توڑ بیٹھا ہے؟ ابوسفیان گھبرا کر کہنے لگا ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ تو پھر ہم سابقہ معاہدہ پر قائم ہیں۔ نئے معاہدہ کی کیا ضرورت ہے؟ آپؐ نے ابوسفیان کی واضح غلط بیانی دیکھ کر بھی اس کا جھوٹ ظاہر کر کے اسے شرمندہ کرنا پسند نہ فرمایا۔ ابوسفیان نے بزرگ صحابہؓ سے سفارش کرانا چاہی لیکن ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ ہمارے آقاؐ جب کسی بات کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزم کر لیں تو ہم اس میں دخل دینے کی جرأت نہیں کر سکتے، صحابہؓ جانتے تھے کہ ان کے آقا ہمیشہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ پر عمل کرتے ہیں۔

ابوسفیان کہنے لگا۔ بخدا! میں نے تم سب کو یکجان پایا ہے۔

ابوسفیان کی یہ گواہی کتنی زبردست ہے کہ صحابہؓ رسول اللہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا سچا نمونہ تھے اور کفار کے مقابل پر کتنے سخت تھے اور دراصل یہ رسول اللہ کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا۔

ایک الزام کا جواب:

یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے بارہ میں اس سوال کا جواب بھی ضروری ہے کہ آپؐ نے ابوسفیان کی مصالحانہ کوششوں کو کیوں رد کر دیا اور بقول سر ولیم میور مکہ پر اس طرح حملہ کر دیا جیسے پہلے سے حملہ کے لئے بہانے ڈھونڈ رہے ہوں۔

امن و آشتی کے اس شہزادے پر الزام لگانے والوں سے میں پوچھتا ہوں کہ کیا ابوسفیان سفیر امن بن کر آیا تھا؟ نہیں نہیں۔ وہ تو دھوکہ دہی سے معاہدہ شکنی پر پردہ ڈالنے آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ بدعہدی تو عکرمہ اور اس کے ساتھیوں نے کی ہے جنہوں نے معاہدہ کیا تھا۔ اس لئے ابوسفیان سے مصالحت کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ بلکہ قانون ملکی کے لحاظ سے۔ مسلمان ان بدعہدوں کے خلاف اقدام کا حق رکھتے تھے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر بھی آپؐ صلح کی طرح ڈالتے نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے پہلے تو معاہدہ شکنی کرنے والوں کی طرف اپنا سفیر بھیجا اور تین شرائط میں سے کسی ایک شرط پر صلح کی پیشکش کی کہ ہمارے حلیف خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کر دو۔ یا بنوبکر کی طرفداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح توڑنے کا اعلان کر دو۔ اور جب اس سفیر کو جواب ملا کہ ہم حدیبیہ کی صلح توڑتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم ہو گیا کہ حضورؐ اپنے مظلوم حلیف کی امداد، اور قریش کی عہد شکنی پر گرفت کے لئے مکہ پر چڑھائی کریں۔

مشورہ ضرور فرماتے:

لیکن اس جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور اعلیٰ خلق ظاہر ہوتا ہے۔ آپؐ کوئی اہم کام مشورہ کے بغیر نہیں فرماتے اور ہمیشہ شاورھم فی الامر کے حکم پر عمل فرماتے۔

چنانچہ آپؐ نے اس موقعہ پر بھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی۔

"یا رسول اللہ! آپؐ کی اپنی قوم ہے کیا اس پر حملہ کریں گے؟"

لیکن حضرت عمرؓ نے کہا کہ قریش کفر کی جڑ ہیں۔ انہوں نے حضورؐ کے ساتھ دشمنی کی حد کر دی ہے اس بدعہدی پر ضرور گرفت ہونی چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال عدل اور گہری بصیرت سے ان آراء کا جو تجزیہ فرمایا۔ اس سے آپؐ کا اپنے ساتھیوں سے گہرا تعلق اور ان کا وسیع نفسیاتی مطالعہ ظاہر ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

"ابوبکرؓ تو ابراہیم علیہ السلام کی طرح بے حد نرم دل ہے۔ اور عمرؓ نوح علیہ السلام کی طرح اللہ کی راہ میں چٹان کی طرح مضبوط اور موقع کی مناسبت سے عمرؓ کی رائے زیادہ وزنی ہے۔"

اعلانِ جہاد:

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے تیاری کا اعلان فرما دیا۔ لیکن یہ ظاہر نہ فرمایا کہ کہاں کا مقصد ہے۔ ایک لشکر جرار کی تیاری اور نقل و حرکت، رازداری میں رکھنا ایک ناممکن امر تھا لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہر کٹھن مرحلہ کے لئے دعا اور تدبیر کو کام میں لاتے تھے۔ آپؐ نے اپنے رب کے حضور دعا کی:۔

"اللھم خذ العیون والاخبار عن قریش"

کہ اے اللہ قریش کے جاسوسوں کو روک رکھ اور ہماری خبریں ان تک نہ پہنچیں۔

اور تدبیر یہ فرمائی کہ مدینے سے مکے جانے والے راستوں پر پہرے بٹھا دیئے۔

ایک واقعہ:

لشکر اسلام کی تیاری کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس سے مکہ پر چڑھائی کا راز کھل جانے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہوا یہ کہ ایک صحابی رضؓ حاطب بن ابی بلتعہؓ نے نادانی سے مکہ جانے والی ایک عورت کے ذریعے قریش کو خط لکھ کر یہ اطلاع بھجوائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر تیار ہے۔ تم اپنا بچاؤ کر لو۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی رسول اللہؐ کو اس کی اطلاع کر دی۔ آپؐ نے گھوڑ سواروں کا ایک دستہ حضرت علیؓ کے ساتھ اس عورت کے تعاقب میں بھیجا اور وہ یہ خط واپس لے آئے، اب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطبؓ کو بلا کر پوچھا۔ تم نے یہ کیا کیا؟ حاطبؓ نے کہا۔ "یا رسول اللہؐ! میں قریش میں سے نہیں ہوں مگر اس خط کے ذریعہ میں قریش پر احسان کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ مکہ میں میرے گھر بار کی حفاظت کریں۔"

حضرت عمرؓ اس مجلس میں موجود تھے وہ کہتے ہیں۔ "یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ مگر جانتے ہو وہ رحیم و کریم رسولؐ کیا جواب دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"حاطب سچ کہتا ہے اسے کچھ نہ کہو۔"

حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہؐ اس نے مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے۔" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف عمرؓ کی سختی پر تحمل سے کام لیا تو دوسری طرف حاطب کی معافی کا اعلان کر دیا۔ اور فرمایا

"عمرؓ! تم جانتے نہیں یہ شخص جنگ بدر میں شامل ہوا تھا اور عرش کا خدا جو اصحاب بدر کے حالات سے خوب واقف ہے، ان کے حق میں فرماتا ہے اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ کہ جو چاہو کرو۔ تمہارے لئے جنت واجب ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے بدریوں کے دلوں میں گناہ کی ایسی نفرت ڈال دی ہے کہ بالارادہ ان سے کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔

اس رؤف و رحیم رسولؐ کی شفقت بے پایاں کا یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھ کر، حضرت عمرؓ بے اختیار رونے لگے۔ ان کی حیرانی بجا تھی کہ اپنی زندگی کے اہم، نازک ترین اور تاریخ ساز موڑ پر تو کوئی بھی فاتح اپنے مقصد کی راہ میں حائل ہونے والی کسی بھی روک کو قطعاً برداشت نہیں کیا کرتا۔ ایسے مواقع پر تو سابقہ خدمات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور آئندہ خطرے سے بچنے کے لئے کم از کم احتیاطاً یہ سمجھی جاتی ہے کہ ایسے قومی مجرم کو زیر حراست رکھا جائے۔ لیکن اس دربار عفو و کرم سے تو حاطبؓ کے لئے مکمل معافی کا اعلان ہی جاری ہوا۔ (باقی)

"سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

(بقیہ گھانا)

صومالیہ سرکٹ کے ایک عیسائی مکتب خیال کے بانی اور سربراہ جناب الیس کے اگبا کر S.K. AGBAKAR نے اس موقعہ پر کہا۔

میں عرصہ دراز سے عیسائی چرچ کی باہمی منافقت اور ریشہ دوانیوں سے آگاہ ہوں۔ اس لئے میں نے چرچ سے اپنا تعلق بالکل منقطع کر لیا ہے۔ اور ان کے کسی اجلاس میں شریک نہیں ہوتا۔ لیکن آپ احمدی احباب بہت مخلص، دیانت دار، محبت کرنیوالے ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ سچ کا دامن تھامے رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جب بھی مجھے دعوت دیتے ہیں میں آپ کے اجلاس میں شرکت کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نیک ارواح کو اپنے فضل سے قبول حق کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

اخبار احمدیہ (صفحہ اول سے آگے)

عارضہ میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ پہلے السر کی بیماری تھی جو کافی حد تک ٹھیک ہو گئی ہے اب آنکھوں میں کنکر سے بتائے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے مولا کریم شافی مطلق شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت سے خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ آمین!

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ احمدیہ چکوال)

● میرے داماد مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب ہالینڈ میں بعارضہ دل بیمار ہیں اور یکم مارچ کو ان کا دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(بیگم چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم آف کھاریاں)

● میرے شوہر مکرم عطاء الرحمان صاحب چغتائی دائیں بازو میں فریکچر ہونے کی وجہ سے بہت بیمار رہے۔ اب افاقہ ہے لیکن کلی طور پر نہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی کام کرنے والی عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

(نسیم فردوس ممبر نے آر چغتائی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت الحاج قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح کی یاد

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب (امریکہ)

بذلہ سنج۔ مرنجان مرنج۔ باوقار۔ آنریری مبلغ احمدیت و اسلام خوش نویس۔ خوش گفتار سادہ طبیعت۔ سادہ مزاج۔ دعا گو۔ درویش منش خلافت پہ نثار۔ اللہ پہ مکمل توکل کرنے والے تہجد گذار۔ سر پہ پگڑی، جسم پر اچکن، موسم کے مطابق صاف ستھرا دھلا ہوا لباس زیب تن کئے سائیکل سوار یا سائیکل تھامے ہوئے داعی الی اللہ حضرت الحاج قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح اب ابدی نیند سو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت حنیف قمر علوی میاں کمال الدین صاحب کے فرزند موضع کنڈور ضلع میر پور آزاد کشمیر کے باشندے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں مڈل پاس کیا اور اپنے گاؤں میں ایک پرائیویٹ مدرسہ اسلامیہ کھول کر ٹیچر ہو گئے اور بہت سے طلباء کو دینی علوم بھی سکھاتے رہے پھر ۱۹۱۹ء میں تلاش حق میں قادیان پہنچے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبات و تفاسیر سے اسلام کے تبلیغی جوش و شوق سے بھر گئے اور بقیہ ساری عمر خدمت احمدیت و اسلام میں صرف کر کے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرت قریشی صاحب نے ۸۵ سال کی عمر پائی۔ وفات کے وقت تک آپ نے قریب قریب ۶۰ سال اپنے طور پر تبلیغ کرتے سائیکل سیاحت میں گذارے۔

حضرت قریشی صاحب بہت دعائیں کرنے والے اور محبت کرنے والے بزرگ تھے خط لکھتے تو نہایت خوشخط۔ معمولی سی خدمت پر بھی دعائیں دیتے۔ شاعر تھے۔ اشعار میں بھی دعائیں دیتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے خط لکھتے تو بعض اوقات چند اور اسماء بھی اپنی طرف سے تحریر کر دیتے کہ حضور انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کبھی کسی سے کچھ طلب نہیں کیا۔ ہمیشہ خدا پہ توکل رکھا۔ وصیت کی بھی توفیق ملی اور حین حیات وصیت سے متعلق ساری رقم ادا کر دی تھی۔ نظمیں لکھتے اور نظمیں پڑھتے اور جلسہ سالانہ کے موقع پہ اپنی سجی سجائی سائیکل کے پاس کھڑے رہتے۔ دعاؤں پر مشتمل پمفلٹ شائع کراتے۔ نظمیں اور نعتیں خوش الحانی سے پڑھتے اور زائرین جلسہ روحانی حظ اٹھاتے۔ نایاب گروپ فوٹو بھی کبھی کبھی شائع کراتے۔ شجرہ نسب خوشخط بناتے۔ مساجد میں خوشخط دعائیں قطعات و اشعار لکھتے۔ رمضان المبارک میں سلسلہ کے نظام کے تحت قرآن کریم سناتے اور تراویح پڑھاتے جہاں قیام زیادہ دیر ہوتا وہاں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے اور نماز و دعائیں سکھاتے۔ بارگاہ ایزدی سے کبھی مایوس نہیں ہوئے خود بھی دعائیں کرتے اور دوستوں کو بھی دعائیں کرنے کی تحریک کرتے۔ نماز باجماعت کا التزام رکھتے۔ سفر پر ہوتے تو جمعہ کے لئے سفر ملتوی کر دیتے۔

سائیکل تو سواری کے لئے تھی لیکن کبھی کبھی دشوار گذار راستوں اور گہرے پانی کو عبور کرتے تو سائیکل انہیں اٹھانی پڑتی۔ لیکن یہ سائیکل محض دو پہیوں والی بائیسکل نہیں تھی بلکہ ایک متحرک تبلیغی گاڑی تھی۔ جس پر کھانے پینے کا سامان بندھا ہوتا کتابیں۔ پمفلٹ۔ چارٹ لدے ہوتے۔ رات گذارنے کے لئے موسم کے مطابق بستر اور کپڑے وغیرہ رکھنے کے لئے صندوق سائیکل پر دوسرے ضروری سامان کے ساتھ موجود رہتے ایک طرف جھنڈا لگایا ہوتا جس پر امام زمان کی منادی ہوتی قطعات آویزاں ہوتے جن پر کلمہ طیبہ اشعار اور دعائیں لکھی ہوتیں نیز گرمی اور بارش سے بچنے کے لئے ایک چھتری بھی اس پر لگی ہوتی۔ ان کے اپنے اندازے کے مطابق سائیکل پہ اندازاً وزن سو من ہوتا۔ یہ سائیکل ایک یادگار اور عجائب روزگار کی حیثیت رکھتا ہے ساری عمر ایک ہی سائیکل تو نہیں رہا۔ اسے بدلا بھی لیکن ساز و سامان کی نوعیت نہیں بدلی جب کبھی بہت بلندی۔ بہت گہرائی یا دشوار گذار راستہ سے گذرنا ہوتا تو کبھی کبھی سارا سامان ایک طرف رکھ کر آہستہ آہستہ اسے خود ہی تھوڑا تھوڑا کر کے دوسری طرف پہنچانا پڑتا اور پھر سائیکل کو اسی طرح اچھی حالت میں تیار رکھنا ہوتا۔

حضرت قریشی صاحب کا ارادہ تھا کہ وقت اور صحت کی اجازت سے بیرون ملک بھی سفر کرتے لیکن انہوں نے خواہش کی کہ فی الحال کم سے کم ان کے حالات کسی انگریزی اخبار میں ملک سے باہر شائع ہو جائیں چنانچہ اس خواہش کی تکمیل ہو گئی اور امریکہ میں اخبار رئیل ریولیوشن (REAL REVOLUTION) میں ان کے چیدہ چیدہ حالات بمعہ فوٹو جس میں سائیکل کا پورا ساز و سامان اور تبلیغی چارٹ و جھنڈے آویزاں تھے شائع ہو گئے اور یہ پرچے کافی تعداد میں انہیں بھیج دیئے گئے۔ جس پر انہیں بے حد مسرت ہوئی۔ خیال تھا کہ "سائیکل سیاح کی ہزار داستان" کے نام سے اپنے واقعات و حالات شائع کرائیں گے لیکن یہ مجموعہ ان کے حین حیات مکمل نہیں ہو سکا۔ اس مجموعہ کی تدوین کے لئے بالعموم "روزانہ ڈائری" کا بھی التزام تھا تاکہ سفرنامہ لکھنے میں آسانی رہے۔ امید ہے یہ واقعات و ڈائری کسی عزیز کے پاس محفوظ ہوں گے اور اگر کسی وقت موقعہ ملا تو "سائیکل سیاح کی ہزار داستان" کا سفرنامہ یا مجموعہ منظر عام پر آ جائے گا۔

حضرت قمر علوی سائیکل سیاح نے اپنے ذاتی حالات کے ضمن میں جون ۱۹۷۲ء میں ایک دفعہ ایسا تحریر فرمایا:۔

"یہ ٹورسٹ ایک گھنٹہ میں ۶ میل اور ایک دن میں تینتیس میل سفر کرتا ہے۔ راشن اور کھانا پکانے کا سامان ساتھ رکھتا ہے ایک چھتری اور فلیگ اور پوسٹر اور بورڈ بھی لگایا ہے جس پر سفر کی تعداد اور نام لکھا ہے۔

عربی اردو کا خوشنویس اور پینٹر اور پوئٹ اشاعر بھی ہے اسلامی نماز کے چارٹ اور حدیثوں کے کتبے اور دعاؤں اور نعتوں کے رسالے پچاس ہزار کی تعداد میں اپنے خرچ پر طبع کروا کر فروخت کر چکا ہے۔

تینتیس بار سخت خطرات میں پھنسا مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھ نے اسے موت کے منہ سے بچایا۔ درجن بار آندھی اور بارش کے اندر اسے سفر کرنا پڑا۔ متحدہ بنگال میں ایک دریا میں ڈوبتے ڈوبتے بچا اور ایک سات میل گھنے خونی جنگل سے ڈاکوؤں کے چنگل سے خدائے رحمٰن نے اسے بچایا۔ الحمد للہ۔

مظفر آباد آزاد کشمیر کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے ہوئے گہرے کھڈ میں گرنے لگا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے بچا کر قدرت کا کرشمہ دکھایا۔

اس مشقت بھرے سفر سے اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ دوسرے جوانوں کو بھی تحریک ہو کہ اپنے وطنوں سے نکل کر اسلام کی صحیح تعلیم اور صحیح نمونہ دیوانہ وار دنیا کو دکھائیں تاکہ اللہ کی نصرت اور برکت پر ان کا ایمان اور بڑھے اور طاقت پیدا ہو۔"

مجھے حضرت الحاج قریشی محمد حنیف قمر علوی صاحب سائیکل سیاح کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور پھر خدمت کرنے کا موقعہ بھی میر پور آزاد کشمیر میں ملا۔ کسی پرانی زمین کے مقدمے میں تاریخوں پر پیش ہونے کے لئے انہیں میر پور سے گذرنا پڑتا اس لئے خدمت کا موقعہ مل جاتا۔ جو خادم تھا اسے بھی ہدایت تھی کہ میری عدم موجودگی میں جب بھی حضرت قریشی صاحب تشریف لائیں تو ان کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھا جائے۔ ایک دفعہ رات کو ذرا دیر سے پہنچا تو پتہ چلا کہ حضرت قریشی صاحب تشریف لائے ہیں اور عشاء کی نماز پڑھ کر آرام کر رہے ہیں۔ علیک سلیک کے بعد کہنے لگے کہ آج اتنی دیر گھر آنے میں لگا دی ہے نماز کے لئے انتظار کرتا رہا۔ میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ اپنی نماز کیا آج ضائع کر دی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ صوفی صاحب (صوفی عبد المجید صاحب جو آجکل میر پور کے صدر/امیر جماعت ہیں) کے ہاں ہی بیٹھا رہا۔ اور وہاں ہی نماز باجماعت پڑھ لی تھی اس پر انہیں بہت مسرت ہوئی۔

ایک اور واقعہ میر پور آزاد کشمیر کا ہی ہے۔ کالج میں مجھے چند لڑکوں نے بتایا کہ جماعت کے بزرگ سائیکل سیاح کو انسپکٹر پولیس ایس پی صاحب کے دفتر لے گئے ہیں اور حضرت قریشی صاحب نے مجھے بلانے کے لئے کہا ہے چنانچہ اسی وقت میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر پہنچا اس وقت کئی آدمی انسپکٹر پولیس کو گھیرے ہوئے حضرت قریشی صاحب کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ رستہ بنا کر میں نے اپنے متعلق بتایا تو انسپکٹر صاحب نے مجھے ایس پی صاحب کے پاس جانے کو کہا۔

اس وقت ایس پی صاحب ایک خاص کانفرنس کی وجہ سے اپنے دفتر سے ملحقہ ہال میں تھے۔ چنانچہ میں دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب ۷۰-۸۰ کے قریب پولیس اور آزاد کشمیر کے دیگر سربرآوردہ اصحاب کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ مجھے اندر آتا دیکھ کر ایس پی صاحب ازراہ نوازش کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کے تمام اصحاب بھی کھڑے ہو گئے اس وقت دیکھا کہ حضرت قریشی صاحب ایس پی صاحب کے قریب ہیں۔ وہاں تک پہنچا اور ایس پی صاحب کو کہا کہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم اور آنریری مبلغ ہیں اس کے ساتھ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قریشی صاحب نے باآواز بلند خوش الحانی سے نظمیں پڑھنا شروع کر دیں۔ پہلی نظم یہ تھی

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

اس نظم کے بعد درثمین کی بہت سی نظمیں اور عربی دعائیں قرآن کریم اسی طرح بلند آواز سے پڑھتے رہے سب لوگ اسی طرح ساکت کھڑے رہے بالآخر ایس پی صاحب نے مجھے اشارہ کیا اور میں نے حضرت قریشی صاحب کو اپنے ساتھ چلنے کی گذارش کی اس عرصے میں بھی انہوں نے کئی اشعار سنا دیئے۔ میں ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ کہنے لگے کیا ہوا۔ اچھا ہوا۔ آج آزاد کشمیر کی ساری پولیس کو تبلیغ کرنے کا موقعہ مل گیا۔

۱۹۶۵ء میں انہوں نے کراچی کے سفینہ حجاج جہاز کے ذریعہ بحری سفر کر کے خانہ کعبہ کا حج بدل بھی کیا ہے۔ ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ ان کے اہل و عیال اور سب پسماندگان کا اللہ حافظ و ناصر رہے اور صبر جمیل عطا کرے۔ اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا کرے لیکن جماعت کی ایک منفرد شخصیت کا بھی وصال ہے اس لئے اللہ جماعت کے لئے بھی نعم البدل پیدا کرے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت الحاج قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح کو اپنے فضل و کرم رحم اور احسان سے اعلیٰ علیین میں بلند سے بلند تر مقام دے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

دعائے مغفرت

محترمہ تسنیم بیگم اہلیہ ظفر احمد صاحب مرزا موضع چک جمال ضلع جہلم کھانا پکاتے ہوئے تیل کے چولہے میں آگ بھڑک جانے سے جل گئی بعد میں مرحومہ راولپنڈی سنٹرل ہسپتال میں زیر علاج رہی۔ مورخہ ۱۲ فروری کو وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس دنیا سے رحلت فرما گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی نماز جنازہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھائی۔ مرحومہ نیک فطرت اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی مہمان نواز اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے میل جول رکھنے والی تھی۔ تقریباً عرصہ چھ سال ہوئے مرحومہ نے احمدیت میں داخل ہو کر بیعت کی تھی یہ اپنے خاندان میں سے ایک واحد خاتون تھیں جس نے بیعت کی تھی۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو بچیاں اور ایک بچہ یادگار چھوڑ گئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(صوبیدار ریٹائرڈ عبدالرشید محلہ دارالعلوم جنوبی)

- میرا چھوٹا بھائی چوہدری عبدالقدیر خان ڈپٹی ڈائریکٹر (واپڈا) سات ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۱ فروری بروز ہفتہ شب بعمر ۴۹ سال وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ ضعیف العمر والدہ کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے بچوں اور بیوہ کا حامی و ناصر ہو۔ مرحوم چوہدری عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ جنرل منیجر واپڈا کا بھانجا تھا۔

(چوہدری عبدالوحید خان مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور)

- محترمہ راستی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی قمر الدین صاحب مرحوم آف قمر آباد مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۴ء قمر آباد سندھ میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۳۱ جنوری کو بعد نماز عصر خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعض وجوہات کی بنا پر جنازہ ربوہ نہ لایا جا سکا۔ اس لئے مقامی قبرستان میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا فاروق احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ قمر آباد۔ سندھ)

- مکرم و محترم جناب قاضی محمد نسیم صاحب پشاور صدر مورخہ ۲۸ ۷ بروز منگل دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تمام احباب جماعت خاص کر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(داؤد احمد زعیم انصار اللہ پشاور)

— (بقیہ اداریہ صفحہ ۲) —

(بقیہ آیت کی طرح) اُن لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے کہہ دے تم سے جو ہو سکتا ہے کر گزرو۔ ہم سے جو ہو سکے گا ہم کریں گے، تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں (کہ خدا کس کے حق میں فیصلہ کرتا ہے) آسمان اور زمین کے تمام بھید اللہ ہی کے علم میں ہیں اور تمام امور کا آخری فیصلہ اُسی پر موقوف ہے۔ پس تو اُسی کی عبادت کر (اور ان مخالفین حق کے خلاف بذریعہ دعا اُسی سے مدد مانگ) اور اُسی پر توکل کر۔ تیرا رب تیرے اور اُن کے اعمال سے غافل نہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جب مخالفین حق اپنی ظالمانہ روش میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور کسی صورت قبول حق پر آمادہ نہیں ہوتے تو اہل حق انہیں کہہ دیتے ہیں کہ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کر گزرو، جو ہم سے ہو سکے گا ہم کریں گے اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہم اللہ کی اور زیادہ حضور قلب سے عبادت کریں گے۔ اُس کے حضور دعائیں کر کر کے اُس سے اس کی معجزانہ تائید و نصرت کے منتظر رہیں گے۔ وہ ہماری عبادات اور متضرعانہ دعاؤں کو قبول کر کے حق کو بہر حال غالب کر دکھائے گا۔

حقیقت یہی ہے کہ خدائی جماعتیں جنہیں خدا تعالےٰ اپنے مامور کے ذریعہ قائم فرماتا ہے عبادات، دعاؤں اور توکل کے ذریعہ ہی اشاعت و غلبہ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتی ہیں۔ یہی ان کے انتہائی کارگر ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ہی وہ اپنے طاقتور مخالفوں پر غالب آتی ہیں۔

ادارہ تعمیر مرکزی میں کوالیفائیڈ انجینئرز

اور سب انجینئرز واقفین عارضی کی فوری ضرورت

ادارہ تعمیر مرکزی انٹرنیشنل سوئمنگ پول کا ایک نہایت اہم کام سرانجام دے رہا ہے اس کی نگرانی کے لئے ایسے کوالیفائیڈ، ماہر، تجربہ کار انجینئرز اور سب انجینئرز کی فوری ضرورت ہے جو اعلیٰ قسم کی آر سی سی، کنسٹرکشن جائنٹ ایکسپینشن جائنٹ اور ہیڈ ٹینک، واٹر پروفنگ، فلٹریشن پلانٹ اور ٹیوب ویل کی تنصیب اور پانی کے اندر الیکٹریفیکیشن کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ایسے احباب ۴-۶ ہفتہ کے لئے اپنی خدمات پیش فرما کر ثواب کے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام قسم کی عمارات کی تعمیر اور سپیشل مرمتوں کی نگرانی کے لئے بھی واقفین عارضی آرکیٹیکٹ و انجینئرز کی فوری ضرورت ہے۔

(نگران تیکنیکی ادارہ تعمیر مرکزی۔ وکالت مال ثالث تحریک جدید۔ ربوہ)

تحریک جدید کے مالی میدان میں سابقون کی فہرست

مندرجہ ذیل مجاہدین تحریک جدید نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف سال رواں کے وعدہ میں اضافہ کیا بلکہ سو فیصد ادا بھی کر دیا۔

قارئین سے ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔ (وکیل المال اوّل)

۱۔	مکرم سیٹھ شریف احمد صاحب بانی	ناظم آباد کراچی	۲۲۰۰۰-۰۰ روپے
۲۔	" شیخ عبدالرشید صاحب شرما	شکارپور	۱۷۰۸-۰۰ "
۳۔	" ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب	نواب شاہ	۱۵۱۵-۰۰ "
۴۔	" شیخ مختار احمد صاحب	خیرپور ناتھن	۱۲۰۰-۰۰ "
۵	" چوہدری منیر احمد صاحب	سکھر	۵۶۰-۰۰ "
۶۔	" صوبیدار محمد علی صاحب	کوٹ محمد علی ضلع سکھر	۵۱۵-۰۰ "
۷۔	" جمیل احمد صاحب	باندھی ضلع نواب شاہ	۵۵۰-۰۰
۸۔	" مولوی محمد انور صاحب ابڑو	انور آباد	۱۰۲۰-۰۰
۹۔	" پیر خلیل الرحمٰن صاحب	روشن آباد	۵۰۵-۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۷۴

میں چوہدری شاہ محمد ولد چوہدری فضل دین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گگو منڈی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۸۴ امین وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ فروخت شدہ پلاٹ کی قیمت نقد پچاس ہزار روپے
اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
شاہ محمد ولد چوہدری فضل دین صاحب
معرفت ڈاکٹر محمد رفیق صاحب گگو منڈی
ضلع وہاڑی
گواہ شد نمبر ۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
صدر جماعت احمدیہ گگو منڈی
گواہ نمبر ۲ ۔ ڈاکٹر محمد رفیق صاحب
سیکرٹری مال گگو منڈی

مسل ۲۵۴۷۵

میں نواب بی بی زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گگو منڈی ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۸۴ امین وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ طلائی کانٹے وزنی ۱½ تولہ
۲۔ طلائی گانی وزنی ۱½ تولہ کل زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی چھ ہزار روپے
۳۔ پازیب چاندی وزنی ۴۰ تولہ مالیتی اٹھارہ صد روپے
۴۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ
اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ
نواب بی بی زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب
معرفت ڈاکٹر محمد رفیق صاحب گگو منڈی
ضلع وہاڑی
گواہ شد نمبر ۱ ۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
صدر جماعت احمدیہ گگو منڈی
گواہ شد نمبر ۲ ۔ چوہدری شاہ محمد صاحب
خاوند موصیہ گگو منڈی

خط وکتابت کرتے وقت چٹھے نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مورخہ ۱۶/۲/۸۴ کو بشارت احمد ابن اعجاز احمد ایاز سکنہ چک ۲۷۰/الف ضلع تھرپارکر کا نکاح ہمراہ نصیرہ پروین صاحبہ بنت چوہدری منیر احمد صاحب سکنہ گولارچی ضلع بدین کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ ۵,۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر گولارچی میں پڑھا۔
بزرگان سلسلہ و قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔
(خاکسار اعجاز احمد ایاز بمقام چک ۲۷۰/الف تحصیل کوٹ غلام محمد ضلع تھرپارکر سندھ)

تقریبِ شادی

خاکسار کی سب سے چھوٹی بچی عزیزہ صادقہ سلمہا اللہ کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم جاوید اختر سلمہٗ ابن مکرم عبدالرشید صاحب انور آف بدوملہی کے ساتھ £ 2000/- پونڈ حق مہر پر مکرم محترم جناب مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ انگلستان نے مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء کو محمود ہال لنڈن مشن میں بعد نماز مغرب فرمایا۔ جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین
عزیزہ صادقہ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم باغانوالہ آف بنگلہ ضلع جالندھر کی پوتی اور عزیزم جاوید اختر حضرت مولانا غلام احمد صاحب مرحوم آف بدوملہی کا بھتیجا اور حضرت مولوی عبدالحق صاحب مرحوم آف بدوملہی کا پوتا ہے۔
(آیت اللہ بنگوی جنرل سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ انگلستان)

ولادت

• محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب (آف بھاگوال کلاں) کو اللہ تعالیٰ نے ۹ سال بعد اپنے فضل و کرم سے بیٹا عطا کیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر انہوں نے ۵۰/- روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔
تمام قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور سچا احمدی بنائے (آمین) نیز ان کی بچی کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔
(بشیر بیگم چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا)

• اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ ۲۴ فروری بروز جمعۃ المبارک کو ساتواں بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم خواجہ عبدالحی صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد انور صاحب کا نواسہ ہے اور مکرم حضرت میاں عبدالرحیم صاحب عرف پو ہلا کا پڑپوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام بشیر الدین احمد تجویز فرمایا ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو حقیقی خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔
(خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرمہ سکینہ یوسف صاحبہ اہلیہ محمد یوسف بلوچ نے اپنی بیٹی عین الوفا کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے الفضل کی اعانت فرمائی ہے اور ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل جاری کروایا ہے۔
جملہ احباب سے بچی کے نیک خادمہ دین اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نجم النساء بیگم دارالرحمت غربی ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عبدالشکور خان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے BSC ٹیکسٹائل انجنیئرنگ کی ڈگری مل گئی ہے۔ تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دین اور دنیا میں ترقیات سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔
(عبدالرحمٰن خان احمدی
ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(منیجر)

وٹرنری ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کے لیے

امراء کرام و مربیان کرام کی خدمت میں گزارش!

جملہ احباب جماعت اور خصوصاً وٹرنری ڈاکٹرز اس امر سے بذریعہ الفضل آگاہ ہو چکے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وٹرنری ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آچکا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے عہدیداروں کی منظوری عطا فرما چکے ہیں بہت سے ڈاکٹروں کی طرف سے اس میں شمولیت کی اطلاع مل چکی ہے۔ تاہم اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے ڈاکٹر احباب سے جنہوں نے ابھی تک رابطہ نہیں کیا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

جملہ امراء صاحبان اور مربیان سلسلہ کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں خاکسار کی اس گزارش کو وٹرنری ڈاکٹرز تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(۱) نام اور پتہ (۲) عمر (۳) تعلیمی کوائف (۴) کس سال ڈگری حاصل کی (۵) تجربہ (۶) اس وقت کیا کام کر رہے ہیں۔

(غلام مصطفیٰ خان صدر وٹرنری ایسوسی ایشن
۷/۱۸ دارالصدر غربی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

۳۱ مارچ سے پہلے ادائیگی کا ثواب

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی ادائیگی ۳۱ مارچ سے پہلے فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخ تک ادا کرنے والے مجاہدین سابقون میں شمار ہوتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

فنّی تعلیم کے خواہش مند طلباء کے لئے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ ٹریڈز میں

داخلہ شروع ہے

کلاسز ۱۲ مارچ سے شروع ہونگی: • مدت کریش پروگرام کورسز ۶ ماہ اور تعلیمی قابلیت مڈل۔

• مدت ووکیشنل ریگولر کورسز ۲ سال اور تعلیمی قابلیت انڈر میٹرک سائنس کے ساتھ۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے دو سالہ ووکیشنل کورس کا سرٹیفکیٹ ٹیکنیکل قابلیت کے علاوہ میٹرک کے برابر شمار ہوتا ہے۔ • امتحان ٹیکنیکل بورڈ خود لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے

• مڈل، میٹرک، ایف۔ اے۔ ایف ایس۔ سی کے امتحانات کے بعد بے کار رہنے کی بجائے ادارہ ہذا سے فنّی تعلیم حاصل کر کے اپنے فارغ اوقات کو آمدنی پیدا کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ادارہ ہذا کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں

• طلباء کو سفری سہولت کے لئے بس کارڈ بنوا کر دیئے جاتے ہیں۔

• پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کا کوئی بھی ٹیکنیکل کورس چھ ماہ سے کم مدت کا نہیں ہے عزیز طلباء کو غیر قانونی کام کرنے والے فنی اداروں کے گمراہ کن اشتہاری پراپیگنڈہ سے خبردار رہنا چاہیئے اور تصدیق کے لئے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ۶۔ بیگم روڈ لاہور سے رجوع کرنا چاہیئے • ادارہ ہذا ٹیکنیکل بورڈ سے ریکوگنائزڈ ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ربوہ (گورنمنٹ ریکوگنائزڈ) فون ۵۹۲

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

"وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حصہ لیا تھا اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ۔ الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

سالانہ چندہ خریداری: پچاس روپے

ملنے کا پتہ: **منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ**

(بقیہ میلاب زدگان)

علاوہ ازیں اس دوران خدام الاحمدیہ بانڈونگ اور مشنری سکول کے مبلغین اور معلمین کی طرف سے دو دفعہ ۱۸ یونٹ خون مریضوں کی امداد کے لئے دیا گیا جس کا متعلقہ محکمہ کی طرف سے خدام اور مبلغین اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ خون کا عطیہ دینے والے خدام کی تعداد ۳۵ تھی۔

ان ہر دو مواقع پر متعلقہ محکموں کے افسران سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا اور ان کو بتایا گیا کہ ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ سب سے محبت کی جائے اور نفرت کسی سے نہ کی جائے۔ اس کو ان لوگوں نے بہت پسند کیا۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ضرورت اوورسیرز

ادارہ تعمیر مرکزی ربوہ کو ایسے تجربہ کار اوورسیروں کی فوری ضرورت ہے جو عمارات کی تعمیر کا کم از کم پانچ سال کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اور کوالیفائیڈ ہوں۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(نگران ٹیکنیکی ادارہ تعمیر مرکزی ربوہ)

(وکالت مال ثالث تحریک جدید ربوہ)

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ ۳/- ، درجن ۲۷/-
گروس ۳۰/۲/۴۰
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو ویٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اہل ربوہ کی سہولت کیلئے

ہر وقت بہترین کار۔ ویگن کرایہ پر دستیاب ہے

رابطہ کیلئے

چوہدری محمود ڈرائیور دارالنصر غربی

معرفت

باجوہ کلاتھ سٹورز

گول بازار ربوہ۔ فون 568

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ مارچ

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸